سوال

(263)بیمار عضو پر مسح کرنا جائز ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اعضا وضو میں کسی عضو کو بوجہ تکلیف اور خوف زیادتی مرض کے پانی نہ لگا سکیں تو زید کہتا ہے کہ ایسی حالت میں صرف تیمم کافی ہے۔ کیونکہ ارشاد خداوندی ہے۔ کہ اگر تم بیمار ہو تو تیمم کرلو۔ حدیث شریف میں مذکور ہے کہ اگر انسان کا ایک عضو بیمار ہو تو تمام بدن بیمار ہوتا ہے۔ "وان اشتکی عینه اشتکی کله الخ لهذا مرد مذکور ان کنتم مرضا" میں داخل ہے۔ اس کے لئے تیمم کافی ہے۔ بکر کہتا ہے کہ ایسے نہیں بلکہ اس کو عضو بیمار کے لئے پہلے تیمم کرلینا چاہیے۔ باقی اعضاء کا وضو اور بیمار عضو کے لئے پھر مسح کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور دلیل حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیان کرتا ہے جس کے آخری الفاظ نبوی یہ ہیں۔

"ان کان یکفیه ان یتیمم ویعصب علی جرحه خرقة ثم یمسح علیها ویغسل سائر جسده" (مشکواۃ ص 47)

زید کہتا ہے۔ ویعصب والی واؤ۔ بمعنی آؤ ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ یا صرف تیمم کرلے یا مسح کر کے غسل کرے۔ ہر دو میں کون صحت پر ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اعضاء وضو سے اگر ایک عضوء بیمار ہو تو باقی اعضاء دھو کر بیمار عضوء پر مسح کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا!۔ "اذا امرتکم بامر فاتوامنه ما استطعتم" (بخاري ومسلم) ''جب میں تمھیں کوئی حکم دوں تو جتنا تم حسب طاقت کر سکو وہ کرلو۔'' اور واؤ کو بمعنی او کہنا ترک حقیقت ہے جو بلا استحالہ حقیقت کے جائز نہیں ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01 ص455

محدث فتویٰ